صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح و ترجمہ

۷۵۶۳ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

مترجم

مولانا عزیز الرحمان

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

مَا آتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

لِلإمَامِ أبِي الحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ

القُشَيْرِيِّ النَّيْسَابُورِيِّ رحمہ اللہ

صحیح مُسلم شریف

مع مختصر شرح وترجمہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبویؐ کا رُوح

پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد دوم

مُترجم

مولانا عزیز الرحمان

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اِقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

MAKTABA-E-REHMANIA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: .... صحیح مسلم شریف
مع مختصر شرح و ترجمہ

مترجم: .... مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ وَ حَوْلَ الْکَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ سِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ یَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ کَانَ بِیَدِهٖ وَ یَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا﴾ [الاسرا:۸۱] ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ﴾ [سباء:۴۹] زَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ یَوْمَ الْفَتْحِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود لکڑی انہیں چبھونا شروع کر دی اور فرما رہے تھے۔ حق آ گیا اور باطل چلا گیا۔ بے شک باطل جانے ہی والا ہے۔ حق آ گیا اور باطل کسی چیز کو پیدا کرتا ہے اور نہ لوٹاتا ہے۔ ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے دن کا اضافہ کیا ہے۔

(۴۶۲۶)وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ کِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِهٖ زَهُوْقًا وَلَمْ یَذْکُرِ الْاٰیَةَ الْاُخْرٰی وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا۔

(۴۶۲۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک زُهُوْقًا تک مروی ہے اور اس میں دوسری آیت مبارکہ مذکور نہیں اور انہوں نے نصُب کی جگہ صنم کہا ہے۔

۸۱۰: باب لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: فتح (مکہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیے جانے کا بیان

(۴۶۲۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ وَکِیْعٌ عَنْ زَکَرِیَّاءَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

(۴۶۲۷) حضرت عبداللہ بن مطیع رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے گا۔

(۴۶۲۸)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ قَالَ وَلَمْ یَکُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَیْشٍ غَیْرَ مُطِیْعٍ کَانَ اسْمُهُ الْعَاصِیْ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُطِیْعًا۔

(۴۶۲۸) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ قریش کے عاصی نام والوں میں سے کوئی بھی مسلمان نہ ہوا۔ سوائے مطیع کے اور اس کا نام بھی عاصی تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام مطیع رکھا۔

۸۱۱: باب صُلْحِ الْحُدَیْبِیَةِ

باب: صلح حدیبیہ کے بیان میں

(۴۶۲۹)حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ یَقُوْلُ کَتَبَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الصُّلْحَ

(۴۶۲۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے صلح حدیبیہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہونے والا معاہدۂ صلح لکھا تو اس میں یہ لکھا کہ

بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ بِيَدِهٖ قَالَ وَ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحٰقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ۔

وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے تو مشرکین نے کہا: آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں تو آپ سے جنگ نہ کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی ؓ سے فرمایا: اسے مٹا دو۔ انہوں نے عرض کیا: میں تو نہیں مٹاؤں گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ مبارک سے مٹا دیا۔ اس معاہدہ کی شرائط میں ایک شرط یہ تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہوں تو صرف تین دن قیام کر سکیں گے اور مکہ میں اسلحہ کے بغیر آئیں گے۔ ہاں! اگر اسلحہ نیام میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (اسلحہ کی نمائش پر پابندی ہوگی)۔

(۴۶۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ۔

(۴۶۳۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے مصالحت کی تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے درمیان ہونے والے معاہدہ کو تحریر کیا اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا۔ باقی حدیث معاذ کی طرح ہے۔

(۴۶۳۱) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيْصِيُّ جَمِيْعًا عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا اُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهٗ اَهْلُ مَكَّةَ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَ قِرَابِهٖ وَلَا يَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَعَهٗ مِنْ اَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ اَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنِ

(۴۶۳۱) حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بیت اللہ کے نزدیک گھیر لیا گیا تو اہلِ مکہ نے آپ سے ان باتوں پر صلح کر لی کہ آپ مکہ میں داخل ہو کر صرف تین دن قیام کریں گے اور مکہ میں تلواروں کے ساتھ داخل نہ ہوں گے سوائے اس کے کہ تلواریں نیاموں میں ہوں اور اہلِ مکہ میں سے کسی کو بھی آپ لے کر نہ جائیں گے اور (مسلمانوں میں سے) جو مکہ میں ٹھہرنا چاہے اُسے منع بھی نہ کریں گے جو آپ کے ساتھ آئے ہوں۔ آپ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: ان شرائط کو ہمارے درمیان تحریر کر دو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ شرائط ہیں جن کا فیصلہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا ہے۔ آپ سے مشرکین نے کہا: اگر ہم آپ کو رسول اللہ جانتے ہوتے تو آپ کی اتباع کر لیتے بلکہ محمد بن

اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَ اللّٰهِ لَا اَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرِنِيْ مَكَانَهَا فَاَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَ كَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالُوْا لِعَلِيٍّ هٰذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِيْ رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ۔

عبد اللہ لکھو۔ آپ نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسے مٹانے کا حکم دیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم میں تو اسے نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (لفظ) کی جگہ مجھے دکھاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لفظ کی جگہ دکھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اسے مٹا دیا اور ابن عبد اللہ لکھ دیا گیا۔

(۴۶۳۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِاسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِيْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَ كُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا۔

(۴۶۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن قریشیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی اُن میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل نے کہا کہ بسم اللہ تو ہم نہیں جانتے' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے۔ البتہ باسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھو جسے ہم جانتے ہیں پھر آپ نے فرمایا: محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے۔ (کفار) نے کہا: اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو آپ کی پیروی کرتے بلکہ آپ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد بن عبد اللہ کی طرف سے لکھو۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرط باندھی کہ تم میں سے جو ہمارے پاس آ جائے گا ہم اُسے واپس نہ کریں گے اور اگر تمہارے پاس ہم میں سے کوئی آئے گا تو تم اُسے ہمارے پاس واپس کر دو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ بھی لکھ دیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں لیکن ہم میں سے جو اُن کی طرف جائے گا اللہ اُسے (اسلام سے) دُور کر دے گا اور جو ان میں سے ہمارے پاس آئے گا اللہ عنقریب اُس کیلئے کوئی راستہ اور کشائش پیدا فرما دیں گے۔

(۴۶۳۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ سِيَاهٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ

(۴۶۳۳) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ صفین کے دن حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! اپنے آپ کو غلط تصور کرو۔ تحقیق! ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَ ذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَ قَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَ نَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَاَتٰى اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَ قَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَ نَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ فَاَقْرَاَهٗ اِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ فَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهٗ وَرَجَعَ۔

کے ہمراہ تھے۔ اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو ضرور کرتے اور یہ اس صلح کا واقعہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا ہمارے شہداء جنت میں اور اُن کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر ہم اپنے دین میں جھکاؤ اور ذلت کیوں قبول کریں اور حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان ابھی تک کوئی فیصلہ کا حکم نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ مجھے کبھی بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صبر نہ ہو سکا اور غصہ ہی کی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ کہنے لگے: کیا ہمارے شہداء جنت میں اور اُن کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر ہم کس وجہ سے اپنے دین میں کمزوری قبول کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور اُن کے درمیان فیصلہ کا حکم نہیں دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اللہ اُنہیں کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ فتح کی آیات نازل ہوئیں تو آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں سے وہ آیات پڑھوائیں تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ فتح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دلی طور پر خوش ہو کر لوٹ گئے۔

(۴۶۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

(۴۶۳۴) حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین میں سنا' انہوں نے کہا: اے لوگو! اپنی رائے کو غلط سمجھو۔ اللہ کی قسم! ابوجندل رضی اللہ عنہ کے دن

حُنَيْفٍ يَقُوْلُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا آرَاءَ كُمْ وَ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّيْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَ اللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ۔

(صلح حدیبیہ) کا واقعہ میرے سامنے ہے اگر مجھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر (صلح) سے لوٹا دینے کی طاقت ہوتی تو میں آپ کو لوٹا دیتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اپنی تلواریں کسی کام کے لیے اپنے کندھوں پر کبھی نہیں رکھیں مگر یہ کہ ان تلواروں نے ہمارے کام کو ہمارے لیے آسان بنا دیا۔ البتہ تمہارا یہ معاملہ (آسان) نہیں ہوتا۔

(۴۶۳۵)وَ حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اِلٰى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا۔

(۴۶۳۵) یہی حدیث مبارکہ اس سند سے بھی مروی ہے۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ کوئی دُشوار کام بھی اس طرح نہیں ہوا۔

(۴۶۳۶)وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بِصِفِّيْنَ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَأْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَدَدْنَا مِنْهُ فِيْ خُصْمٍ اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ۔

(۴۶۳۶) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ میں سنا اپنی رائے کو اپنے دین کے معاملہ میں غلط تسلیم کرو۔ تحقیق! میں نے ابوجندل کے دن دیکھا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو رَد کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور رَد کر دیتا۔ (لیکن تمہارا معاملہ ایسا ہو گیا ہے) ہم اس کی ایک گرہ کھول نہیں پاتے کہ دوسری گرہ ہم پر خود بخود کھل جاتی ہے۔

(۴۶۳۷)وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الفتح:۵۱] مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا۔

(۴۶۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ سے ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ تک نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم غم اور دُکھ سے پریشان ہو رہے تھے اور تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ایک اونٹ ذبح کیا۔ پھر ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

(۴۶۳۸)وَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ۔

(۴۶۳۸) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۸۱۲: باب الْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ

(۴۶۳۹) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّی خَرَجْتُ اَنَا وَ اَبِیْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهٗ مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَ مِيْثَاقَهٗ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَی الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهٗ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِیْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَ نَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ۔

باب: وعدوں کو پورا کرنے کے بیان میں

(۴۶۳۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جنگ بدر میں حاضر ہونے سے کسی بات نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ میں اور میرا باپ حسیل باہر نکلے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں ہم کو کفارِ قریش نے گرفتار کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم آپ کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ ہم تو مدینہ جانا چاہتے تھے۔ تو انہوں نے ہم سے اللہ کا یہ وعدہ اور میثاق لیا کہ ہم مدینہ واپس چلے جائیں گے اور آپ کے ساتھ مل کر جنگ نہ کریں۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس واقعہ و وعدہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: تم دونوں واپس چلے جاؤ۔ ہم ان کے معاہدہ کو پورا کریں گے اور اللہ سے اُن کے خلاف مدد مانگیں گے۔

۸۱۳: باب غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ

(۴۶۴۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهٗ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَاكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِی يَوْمَ

باب: غزوۂ خندق کے بیان میں

(۴۶۴۰) حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک آدمی نے کہا: اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کا زمانہ) پا لیتا تو میں آپ کے ساتھ جہاد کرتا اور بہت کوشش کرتا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایسا کرتے۔ تحقیق! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احزاب کی رات سخت ہوا اور سردی دیکھ چکے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس قوم (کافروں) کی خبر میرے پاس لائے' اللہ اُسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ کو جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں جو قوم (کافروں) کی ہمارے پاس خبر لائے' اللہ اُسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ کو جواب نہ دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو ان (کافروں) کی ہمارے پاس خبر لائے۔ اللہ اسے قیامت کے دن